تاریخ کو لرزہ

م۔ر۔عابد

وقت اپنی طرح بہتا ہوا...... پر آج ننگے سر، آنسو بہاتا ہوا......دیکھتا ہے: سورج بھی گہنا چکا، کالی آندھی بھی اُٹھ چکی...... زمین لہولہان ہے، چاند تارے زمین پر بکھرے پڑے ہیں...... جگ کے راج دلارے سر کٹائے پڑے ہیں......آسمان خون برسا چکا......دنیا خون کے آنسو رورہی...... سن......سنّا......سنّاٹا......سنسانی......

سہا سہا وقت اپنے من کی کسک لئے سدا کی کھٹک سہے، کچھ آگے بڑھتا ٹھٹھک کر تھم سا جاتا ہے...... ہائے یہ بھی دیکھنا قسمت ہے! یہ:- ایک بازار......کبھی کا اُجالوں کا بسا بسایا...... اُجالے بسا...... آج کالکھ پُتا کالا کلوٹا (بیگن لوٹا)...... انجانے ڈھڑکے میں جسے کسی بڑے طوفان کے ڈھڑکے میں بے سُدھ سے لوگ......گاہک نہیں...... تماشا دیکھنے والوں کی بلائی ہوئی اُمنڈتی بھیڑ...... کچھ دھیرے دھیرے سرگوشیاں...... کہتے ہیں: کسی کا سر کچلا گیا، کسی نے سر اٹھایا تھا......وہی گرایا گیا ہے۔ سنتے ہیں: وہ اَدھری اُدھی کافر باغی رہا ہوگا!

ادھر تاریخ کا بوڑھا بندھوا' کلاکار'......آنکھوں پر سدا جیسی پٹّی بندھی......کانوں میں روئی ٹھسی...... دل دماغ Transplant کئے ہوئے ...... بدلے ہوئے......منھ میں کڑوی روٹی کے سوکھے ٹکڑے بھرائے ہوئے......ایک ہاتھ توڑا ہوا......دوسرے ہاتھ میں سامراج کا دیا ہوا گھِسا پِٹا پرانا قلم لئے......سامراج کی بنائی ہوئی کالی سیاہی سے......اپنا پڑھایا ہوا، رٹا رٹایا ہوا سبق دہرانے میں لگا ہوا...... وقت کو سامراج کے رنگ میں رنگنے میں لگا ہوا......

اچانک بھیڑ کو چیرتا ہوا......اُدھم چوکڑی مچاتا ہوا گروہ......جشن سامناتا، جیت کے گیت گاتا ہوا......(پر سب کے سب منھ تومات کھائے ہوئے لگتے ہیں......سب پر پھٹکار برستی ہوئی......)

خدا خیر کرے......خدا نہ دکھائے برا!!!

سیاہ سیاہ کا نہ ٹوٹنے والا تانتا......

اسی بیچ ایک اونٹ کی ننگی پیٹھ پر سوار......ایک رسّی میں جکڑی کچھ ننگے سر بے چادر عورتیں اور بچے قیدی بنے......؟؟ یہ کون؟؟ یہ کیسے؟؟...... یہ کیوں؟؟

تماشا دیکھنے (بلائی گئی) آئی بھیڑ کی آنکھیں زمین میں گڑتی ہوئیں......

پھر قیدیوں کے اونٹ کے آس پاس کچھ کٹے سر نیزوں پر چڑھے...... یہ تو عربی لگتے ہیں...... کتنے ہی کوفے والے......اپنے جانے پہچانے چہرے......

نہیں......نہیں!! یہ تو بڑے کھرے سچ بولنے والے...... بزرگ سچے مذہب والے...... بھلے نیک انسان، سیدھے

سادے.....(یہ غیر مذہب کہاں کے! یہ اُدھمی کہاں کے......)
کالی گھٹا چھا گئی.....قیامت نہ آجائے توکم!
اسی بیچ اچانک ایک زور کا دھما کہ Big Bang......
(کیا Big Bang کچھ اور خلقت چاہتا ہے؟؟......)
ایک قیدی بی بی ...... کے پھٹکارتے ہوئے دل خراش بول..... چڑچڑاہٹ کے، اُتاولے، ابال کے نہیں بڑے ٹھہراؤ کے تیکھے بول.....ٹھیٹھ حجاز کی میٹھی بولی کے، نرم لہجے کے بول۔

اللّٰہ کی، ریت کے ذروں کے گنتی بھر عرش سے پاتال کے وزن بھر تعریفیں، میں اسی کی تعریف ومدح کرتی ھوں، اسی کو (دل سے) مانتی ھوں، اس پر بھروسہ کرتی ھوں۔ میں گواھی دیتی ھوں کہ اس ایک اکیلے اللّٰہ جس کا کوئی ساتھی، ساجھی اور حصہ دار نھیں ھے، کے علاوہ کوئی خدا نھیں، اور (گواھی دیتی ھوں کہ) محمدؐ اس کے بندے، غلام اور اس کے بھیجے رسولؐ ھیں۔ ان پر اور ان کی آل پر اللّٰہ کا درود وسلام ھو...

[ارے! یہ تو مسلمان ہیں..... ہمارے پیارے رسول کا ہی کلمہ پڑھنے والے.....اللہ والے ہیں!]

اور ان کا بیٹا تو فرات کے کنارے بے جرم، بے گناہ ذبح کر دیا گیا، اور خون کا بدلا بھی نھیں لیا گیا۔ اے خدا میں تجھ پر افترا کرنے سے پناہ مانگتی ھوں۔ اور پھر اس عھد کے خلاف بولنے سے پناہ مانگتی ھوں جو تونے ان کے وصی علی علیہ السلام ابن ابی طالب کے بارے میں ان (رسولؐ) پر اتارا، وہ علی علیہ السلام جن کا حق چھین لیا گیا، ھڑپ کر لیا گیا اور جو بے گناہ مار ڈالے گئے جیسے کل ان کے بیٹے کا قتل کر دیا گیا... (کچھ حضرت علیؑ کے صفات، اخلاق اور ان سے لوگوں کے برے سلوک کے بارے میں) [ہائے یہ کیا ہوگیا..... اللہ کے پیارے محمدؐ کے لاڈلے بیٹے اور علیؑ جیسے خدا کے پیارے، دل کے ٹکڑے کا قتل.....آسمان نہ پھٹ پڑا!! زمین نہ دھنس گئی!!!]

اے کوفے والو! اے دھوکے والو! غدارو، فسادیوں، اکڑو بے وفا! ھم تو بس اھلبیت علیہم السلام ھیں... ھم تو اس (خدا) کے علم کا معدن ھیں، اس کی سمجھ اور اس کی سوجھ بوجھ، حکمت ظرف ھیں... اس نے ھمیں عالم پر کھلے بڑھایا، فضل دیا، پھر بھی تم نے (لڑکر) ھمارے مار ڈالنے کو جائز سمجھا، ھمارے مال کو لوٹ کا مال، مال غنیمت سمجھا جیسے ھم ترکی یا کابل کے غلام ھوں... ویسے ھی ھمیں مارا جیسے ھمارے دادا کا قتل کیا تھا، تمھاری تلواروں سے ھم اھلبیت علیہم السلام کا خون ٹپک رھا ھے یہ تمھاری پھلے سے بھری دشمنی کی وجہ سے ھے۔ اس سے تمھاری آنکھوں کو چین ملا، تمھارے دلوں کو سرور ملا، تم نے اللّٰہ پر جھوٹ باندھا... تم نے چال چلی، مکر کیا (پر سمجھ لو) اللّٰہ بڑا ھی اچھا چلنے والا ھے...ھم پر جو کڑے کڑے، بڑے بڑے مصائب پڑے، وہ دنیا کی پیدائش سے پھلے ھی خدا کے لکھے میں تھے... (اللّٰہ کی) لعنت اور عذاب کا راستہ دیکھو ... اب تم ھدایت، سھی راستہ نہ دیکھ پاؤگے... اے کوفے والوں تم پر اللّٰہ کی مار... تم پر وائے! تم نے

ھمارے بڑھنے، فضل پر حسد کیا، جلے! ھمارے سمندر ٹھانٹ مارتے ھیں اور تمھاری ندی تمھارے عیب کے جانور کو چھپا نہ سکے تو اس میں ھمارا کیا قصور! یہ اللّٰہ کا فضل ھے وہ جسے چاھتا ھے عطا کرتا ھے وہ بڑا افضل والا ھے اللّٰہ جسے نور نہیں دیتا، اسے کہیں نور نہیں ملتا۔

پھر تو اندھیرا ہی اندھیرا...... بالکل اندھیر...... سب تماشا دیکھنے کو بلائے ہوئے آئے کہاں پھنسے...... وقت نے انھیں گھیر لیا......

ہر طرف آنسو، آہیں، دنیا چیخ اٹھی: 'بس بس اے پاک پاکیزہ لوگوں کی بیٹی...... اپنے بول روک لیجئے آپ نے ہمارے دل میں تکلیف، پریشانی کی آگ بھڑکا دی ہے ہماری گردنیں جھک گئیں...... ہمارے سینے بھنے لگے۔

ادھر تاریخ کے بندھوا کے ہاتھوں پر کپ کا لرزہ پڑ چکا، تھرتھری ٹوٹ چکی...... ہاتھ سے قلم چھوٹ چکا...... سارا سکھایا پڑھایا ہوا سبق بھول گیا...... اب وقت آگے بڑھا......

انقلاب لکھ گیا......

کچھ دیکھا آپ نے! یہ کون تھا؟ کس کے بول کا اثر تھا جس نے تاریخ کے چالو ہاتھ پر لقوا ڈالا؟ کس کی پہل نے بدل ڈالا تاریخ کا لکھا؟ کس کی ہمت نے انقلاب کی بنیاد رکھ ڈالی؟

تاریخ سے پوچھئے...... وہی بتائے گی...... لاکھ دنیا بدلے، لاکھ تاریخ بدلے اس دھماکے کو بھول نہ پائے گی۔

یہ فاطمہؑ ہیں...... امام حسینؑ کی بیٹی فاطمہؑ (فاطمہ بنت الحسینؑ)۔ آگے نہ پوچھئے۔ تاریخ کو کیا پڑی سکون والے نیک شریف لوگوں کو دیکھے۔ پھر پردے والوں کو دیکھنا پڑا بھی ایسا کہ سورج تک جھلک پانے کو ترسے، باہر کی ہوا پیروں کی آہٹ سونگھنے کو ترسے۔ یہ تو بے پردہ کیا گیا جو تاریخ کا سامنا ہوگیا۔ سامنا ہوا تو Big Bang۔

یہ فاطمہ ہیں، ایک بنیاد رکھ دی۔ اب جناب زینبؑ، ام کلثومؑ اور امام زین العابدینؑ ہیں اسے مضبوط کرنے کے لئے، ورنہ، ایک الگ تھلگ پڑی چھوٹی بستی میں ایک بہت بڑی سرکاری فوج کا ایک چھوٹی سی جماعت کو کچل کر ہاتھ جھاڑ لینا کتنا آسان تھا، امام حسینؑ کو ان کے پیغام کے ساتھ وہیں دفن کر دینا کیا مشکل تھا۔

لیکن یہ فاطمہ ہیں جنھوں نے تاریخ اپنی سی چلنے کے پہلے ہی مرحلے میں اس کے سارے کئے دھرے وہیں دفن کر دیئے اور حسینؑ اور ان کے پیغام کو جاوداں کر دیا، انمٹ کر دیا، نقشِ دوام بنا دیا۔ ❀❀❀

(بقیہ...........تعارف وتعریف)

جناب زینب سیدہ ہیں، طاہرہ اور زکیہ ہیں۔ علیؑ کی بیٹی ہیں اور ریحان رسالت کی، حقیقت میں آپ کا نسب اشرف، آپ کا حسب اکمل، آپ کا نفس کامل، آپ کا قلب طاہر اور عطر آگیں، فضائل کے سانچہ میں ڈھالی گئی تھیں۔ اور آپ کے آثار کردار سے انسان اپنے آگے ان مثالوں کو پائے گا جن سے حق وحقیقت، شجاعت ومردانگی کے رموز معلوم ہوتے ہیں۔ قوت خطابت اور سکون قلب کے اسرار بے نقاب ہوتے ہیں۔ زہد وورع، عفت وبلندی کے سبق ملتے ہیں۔ مشہور ترین خواتین میں آپ کا درجہ سب سے اول ہے اور جب فضیلتوں کا شمار ہو تو وفا وسخاوت، صدق وصفا، شجاعت وجرأت، علم وعبادت، عفت وذکاوت میں جناب زینبؑ ہر اعتبار سے مثل اعلیٰ ہیں۔ ❀❀❀